بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۶

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۲۱ صلح ۱۳۴۳ ہش ۷ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ ۲۱ جنوری ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۰ جنوری بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح ۹ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

"رات نیند آگئی ۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین اللّٰھم آمین

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ جنوری ۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے لیکن ضعف ابھی چل رہا ہے ۔ احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں کریں ۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے

ہر ایک کو لازم ہے کہ وہ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے اور قبولیتِ دعا کا ثمرہ حاصل کرے

"چاہیئے کہ تقویٰ کی راہ اختیار کریں کیونکہ تقویٰ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کو شریعت کا خلاصہ کہہ سکتے ہیں اور اگر شریعت کو مختصر طور پر بیان کرنا چاہیں تو مغز شریعت تقویٰ ہی ہو سکتا ہے ۔ تقویٰ کے مدارج اور مراتب بہت ہیں لیکن اگر طالب صادق ہو کر ابتدائی مراتب اور مراحل کو استقلال اور خلوص سے طے کرے تو وہ اس راستی اور طلب صدق کی وجہ سے اعلیٰ مدارج کو پا لیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ انما یتقبل اللہ من المتقین ۔ گویا اللہ تعالیٰ متقیوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے ۔ یہ اس کا وعدہ ہے اور اس کے وعدوں میں تخلف نہیں ہوتا جیسا کہ فرمایا ہے ان اللہ لا یخلف المیعاد ...... لہٰذا ہماری جماعت کو لازم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ہر ایک ان میں سے تقویٰ کی راہوں پر قدم مارے تاکہ قبولیت دعا کا سرور اور حظ حاصل کرے اور زیادتی ایمان کا حصہ لے ۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۳۳)

ضروری درخواستِ دعا

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۹ جنوری ۱۹۶۴ء ۔ کل مورخہ ۱۸ صبح ۸ بجے کے قریب ہماری چچی جان یعنی سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ غسل خانہ میں پھسل کر گر گئیں ۔ جس سے ان کو شدید چوٹ آئی اور بائیں ران کی ہڈی ٹوٹ گئی ۔ دو چار سال قبل چچی جان اسی طرح گری تھیں اور دائیں ران کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی ۔ کل شام لائل پور کے ماہر سرجن ڈاکٹر محمد انور تشریف لائے ایکسرے وغیرہ لئے گئے اور عارضی طور پر ٹانگ پر پلستر لگا دیا گیا ۔ مجرات کے ساڑھے گیارہ بجے لاہور سے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ماہر سرجن ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کو لے کر ربوہ پہنچے ۔ چنانچہ آج ڈاکٹر صاحب نے دیکھ کر فیصلہ کیا کہ ہڈی کا اپریشن کر کے پن (سہارا) لگانا پڑے گا ۔ لہٰذا ساڑھے تین بجے سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کو ایمبولنس میں لاہور لے جایا گیا ہے ۔ جہاں انشاء اللہ کل بروز پیر صبح ان کا اپریشن ہوگا ۔

خاکسار تمام احباب جماعت اور صحابہ کرام کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے اتنے احسانات افراد جماعت پر ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ خاص درد اور تضرع سے سیدہ موصوفہ کے اپریشن کے کامیاب ہونے کے لئے اور ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعائیں کرے ۔ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے اور سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد از جلد کامل شفا عطا فرمائے اور ان کی زندگی میں بہت برکت ڈالے ۔ آمین اللّٰھم آمین

خاکسار ۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ۔ ربوہ ۱۹/۱/۶۴

مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے کے خواہشمند احباب کیلئے

ضروری اطلاع

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی عبادت مقرر ہے ۔ مسنون طریق کے مطابق ۲۰ رمضان المبارک کی نماز فجر کے بعد اعتکاف شروع ہوتا ہے ۔ جو احباب مسجد مبارک میں اعتکاف کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اپنی اپنی جماعت کے امیر یا صدر کی تصدیق سے نظارت اصلاح و ارشاد میں درخواست بھجوا دیں ۔ جن احباب کی درخواستیں منظور ہوں گی ۔ ان کے اسماء ۱۵ رمضان المبارک کے الفضل میں شائع کر دیئے جائیں گے ۔

گزشتہ سال بعض احباب منظوری کی اطلاع سے پہلے تشریف لے آئے تھے ۔ احباب منظوری کی اطلاع ملنے پر ہی تشریف لادیں تاکہ باقاعدگی قائم رہے ۔ (ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

امراء و صدر صاحبان متوجہ ہوں — اگر آپ کی جماعت میں ایسے احباب موجود ہوں جو تربیت احباب کا کام ذمہ داری کے ساتھ انجام دے سکتے ہوں تو ان کے اسماء اور مکمل کوائف سے جلد تر نظارت ہذا کو اطلاع دیں ۔ (ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۶۲ء

عیسائیت کے فروغ کو روکنے کے لئے ایک تجویز

آج بیسیوں مسائل ہیں جو پاکستان کے لئے عیسائی مشنریوں کا بھی مسئلہ ایک بڑی حد تک اہمیت کا مسئلہ بن کر درپیش ہے ہر طرف سے یہ شور سنائی دے رہا ہے کہ عیسائی مشنری پاکستان میں روز بروز اپنا جال وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور بہت سے مسلمان ان کے پھندے میں گرفتار ہوتے جا رہے ہیں۔

اس کے متعلق تو دو رائیں نہیں ہو سکتیں کہ پاکستان میں ہر مذہب کو اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کی اجازت ہے۔ پاکستان ایک مسلم اکثریت کا ملک ہے۔ بہرحال اسلام آزادیٔ ضمیر کا سب سے زیادہ حامی ہے۔ جبر سے کسی مذہب کی نشو و نما کو روکنا اسلام کے ابتدائی اصولوں کے خلاف ہے۔ جو شخص اسلام پر دل سے یقین نہیں رکھتا اس کا نکل جانا ہی بہتر ہے۔ تاہم یہ امر ہمارے اہل علم حضرات کے سوچنے کا ضرور ہے کہ کیا وجہ ہے کہ مسلمانوں میں مشنریوں کی تبلیغ اس قدر کامیاب ہو رہی ہے کہ اخبارات میں آئے دن اس کے متعلق شور سنائی دیتا ہے۔ چنانچہ آج کے کوہستان میں "عیسائی مشنریوں کی سرگرمیاں" کے زیر عنوان ایک مسلسل مقالہ شروع کیا گیا ہے جس میں فاضل مضمون نگار نے بعض حقائق کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور یہ بتایا ہے کہ اصل سوال عیسائیت کی تبلیغ کا نہیں بلکہ غیر ملکی عیسائی مشنریوں کا ہے۔ جن میں اکثر کے متعلق گمان کیا جا سکتا ہے کہ وہ نہ صرف عیسائیت کی تبلیغ کرتے ہیں بلکہ مغربی تہذیب کو یہاں رائج کرنے اور مقبول بنانے کے لئے بھی کوشاں ہیں۔

بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں موجودہ زمانہ میں عیسائیت یورپی اقوام کے ساتھ داخل ہوئی ہے اس لئے عیسائیت لباس اور معاشرہ وغیرہ کے لحاظ سے یقیناً یورپی رنگ سے رنگین ہے اور ایک طرح سے عیسائیت کا جزو بن گئی ہے۔ مذہب کی تبلیغ کے ساتھ مغربی تہذیب کا لپٹے ہوئے چلے آنا ایک معمولی بات ہے عیسائیت نے مغربی تہذیب کے زیر اثر جو ہیئت اختیار کر لی ہے اس سے اسے جدا کرنا مشکل ہے۔

اس میں بھی شک نہیں ہے کہ محض لباس وغیرہ کوئی زیادہ خطرہ کی بات نہیں اصل چیز جو ایک مسلمان کو کھٹکتی ہے اور جو فی الحقیقت اسلامی معاشرہ کو سخت نقصان پہنچا رہی ہے وہ عیسائیوں کی طرز رہائش ہے۔ عیسائی عورتیں جو لباس پہنتی ہیں اس پر اعتراض اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے گھر کی چار دیواری میں رہیں لیکن ان کا بے پردگی کے ساتھ تقریباً عریاں لباس میں گلی کوچوں میں پھرنا بہرحال ایک اسلامی ملک میں ضرور قابل اعتراض ہونا چاہیئے۔

پاکستان کا بطور ایک آزاد اسلامی ملک کے رونما ہونا ابھی بالکل کل کا واقعہ ہے۔ انگریزی حکومت کے دوران اس ضمن میں کچھ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ اب یورپی تہذیب کا یہ نقص اتنا پائیدار مقام حاصل کر چکا ہے کہ اول تو شاید بعض طبیعتوں کو یہ نقص ہی نہیں نظر آتا اور اگر آتا بھی ہے تو اس کو بھی آزادیٔ ضمیر ہی کا ایک پہلو سمجھ کر نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔ دوسرے نہ صرف پاکستان بلکہ تمام دوسرے اسلامی ممالک میں بھی اب یہ حال ہو گیا ہے کہ عورتوں کی بے پردگی کو تہذیب کے خلاف سمجھا جانے لگا ہے اور کوشش یہ کی جاتی ہے کہ پردے کو بالکل ختم کر دیا جائے چنانچہ مسلمانوں میں اب یہ سوال بھی باعث غور بنا ہوا ہے کہ پردہ کے متعلق اسلام میں کم سے کم حدود کیا ہیں۔ یہ سوال تمام اسلامی دنیا کا سوال بن گیا ہوا ہے۔ اور ابھی تک اگرچہ اس کا کوئی حل معلوم نہیں ہوا مگر بے پردگی کی رو کچھ اتنی تیزی سے چل رہی ہے کہ اس کا روکنا اب بعض لوگوں کے لئے واقعی مردود بن گیا ہے۔

اسلام میں عورتوں کا پردہ ایک فیصلہ شدہ امر ہے۔ لیکن مغربی تہذیب نے اسلامی ملکوں میں بھی اتنی راہ پالی ہے کہ خود بعض مسلمان ہی اس کے سخت مخالف بنتے جا رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ عیسائیوں کی طرح ان کی مستورات بھی کھلم کھلا بازاروں میں بے پردہ پھریں۔ مشکل در مشکل یہ ہے کہ موجودہ معاشرہ میں عورتوں کے لئے بھی روزی کمانا، ملکی اور قومی سرگرمیوں میں عملی حصہ لینا ضروری ہو گیا ہے۔ اس لئے بھی مسلمانوں کی بدلتی ہوئی ذہنیت بے پردگی کو برداشت کرنا ناجائز نہیں سمجھتی۔

بہرحال مذہبی نقطۂ نظر سے بھی عیسائی عورتوں کی بے پردگی مزید اکسانے کا باعث بن رہی ہے۔ اور یہ خیال پیدا ہونا غیر اغلب نہیں ہے کہ جب عیسائی مشنری عورتیں دین کی تبلیغ ایسی حالت میں کر سکتی ہیں تو مسلمان عورتیں کیوں نہیں کر سکتیں حالانکہ یہ سخت مغالطہ انگیز خیال ہے۔ اسلام میں عصمت کا جو تصور ہے اور دینی لحاظ سے اس کے جو بنیادی فوائد ہیں ان تک غیر اقوام کی نظر ابھی تک نہیں پہنچ سکی۔ انجیل کی تعلیم تو یہ ہے کہ تو کسی عورت کی طرف بدنظر سے نہ دیکھ مگر اسلام کہتا ہے کہ کسی حالت میں بھی نہ دیکھ۔ اسلام صرف گناہ سے نہیں روکتا بلکہ گناہ کے مبادیات پر بھی نگہبانی کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت میں بے پردگی مذہبی آزادی کی مرہون نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مندرجہ بالا قول کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عورتوں کی طرف دیکھنا جائز ہے۔ یورپی بے پردگی دراصل اس لادینی کا اثر ہے جو عیسائیت سے پہلے یورپ میں رائج تھی۔ احیائے علوم کے زمانہ میں یہی لادینی ذہنیت اپنے پورے زور کے ساتھ پھر ابھر آئی ہے۔ اصل میں موجودہ عیسائیت، یورپ کی قدیم لادینیت اور صنم پرستی سے اتنی مجروح ہو کر نمایاں ہوئی ہے کہ وہ ایک آزاد لادینی تحریک کا مغلوبہ بن گئی ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقی تعلیم خطرناک حد تک مغلوب ہو چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی پادری بھی مخلوط اور رقص و سرود کی محفلوں کو عیسائیت کے فروغ کے لئے ایک موثر ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ اور یہ وہ ہتھیار ہے جو اسلامی ممالک میں نہایت چابکدستی سے استعمال کیا جا رہا ہے۔ اور خطرناک حد تک کامیاب ثابت ہو رہا ہے۔ النفس الامارة بالسوء۔ اسی کلہاڑے کی ضربوں سے اسلام کے شجرہ طیبہ کو مسلمانوں کے دلوں سے اکھاڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اس کا جواب مسلمانوں کے پاس سوا اس کے اور کچھ نہیں کہ وہ از سر نو اور نئے جوش اور نئے عزم کے ساتھ اسلامی تعلیمات کی طرف راغب ہو جائیں۔ اگر اسلامی ممالک میں بے پردگی کی روک روکنے کی کوشش کی جائے تو ہمارا یقین ہے کہ ہم عیسائیت کے اس موثر ہتھیار کو ناکارہ کر سکتے ہیں اور عیسائیت کے فروغ کو روک سکتے ہیں۔ اس کام کی ابتداء ایک اسلامی ملک میں اس طرح کی جا سکتی ہے کہ عورتوں کا نیم عریاں لباس پہن کر بازاروں وغیرہ میں پھرنا ممنوع قرار دیا جائے اور اس کو ٹریفک کا ایک جزوی اصول بنا دیا جائے۔ یہ کوئی اتنی مشکل بات نہیں ہے تاہم یہ ایک اصلاحی اقدام ہے جو آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔

معتکف ہونے کا ارادہ رکھنے والی خواتین

جو خواتین اس سال رمضان المبارک میں اعتکاف بیٹھنا چاہتی ہیں ان کی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی وساطت اور تصدیق کے ساتھ ۱۵ رمضان المبارک تک دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ)

ترے عمل ہی نہ بولیں تو بولنا کیا ہے

فقط زباں سے ہوا کو ٹٹولنا کیا ہے
ترے عمل ہی نہ بولیں تو بولنا کیا ہے

ذرا خیال تو کر آب جوئے شیریں ہیں
کلامِ تلخ سے یہ زہر گھولنا کیا ہے!

مبلغینِ محبت سے بے رخی صد حیف
شگفتہ پھولوں کو کانٹوں پہ تولنا کیا ہے

یہ عقلمندی کہاں کی ہے اے دلِ ناداں
جنوں کی گرہوں کو ناخن سے کھولنا کیا ہے؟

جگر کا خون بھی ہے اشکوں میں یاد رکھ اے تنویر
یہ سچے لعلوں کو مٹی میں رولنا کیا ہے

رمضان المبارک کے فضائل

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف کے روزوں کی فرضیت کے متعلق بہت سی احادیث بیان فرمائی ہیں۔ ان احادیث نبویہ میں روزہ کے فضائل اور حکمتیں مذکور ہیں۔ اسلام میں روزہ کی اہمیت اور حکمت کیا ہے۔ روزہ کے بنیادی اجتماعی اور انفرادی مقاصد کیا ہیں؟ احادیث نبویہ میں اس موضوع کے متعلق کافی روشنی ملتی ہے۔ اس سلسلہ میں بعض احادیث تشریح کے ساتھ پیش خدمت ہیں۔

(۱)

رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا کان اول لیلۃ من شھر رمضان صفدت الشیاطین ومردۃ الجن وغلقت ابواب النار فلم یفتح منھا باب وینادی منادٍ یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر وللہ عتقاء من النار وذالک کل لیلۃ (ابن ماجہ)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب ماہ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے تو شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے اور سرکش لوگ بھی جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جاتا ہے اور اس کا کوئی دروازہ نہیں کھلتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جنت کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے نیکی کے طالب نیکی کی طرف متوجہ ہو اور بدی کا ارادہ کرنے والے تو بدی سے رک جا۔ اللہ تعالےٰ (اس مبارک مہینہ میں) لوگوں کو آگ کے عذاب سے آزاد کرتا ہے۔ اور یہ منادی ہر رات ہوتی ہے۔

تشریح۔ رمضان شریف اپنے ماحول۔ آداب۔ شرائط اور احکام کی وجہ سے سراسر اور غیر معمولی رنگ میں برکات کا مہینہ ہے۔ نیکی کی عام رو ہوتی ہے۔ ہر شخص کو اس نیکی سے استفادہ کا موقعہ ملتا ہے۔ دن میں ایک مسلمان روزہ سے ہوتا ہے اور رات کو تراویح کی نماز میں مشغول ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ شر پسند عنصر بھی اس قسم کے ماحول کی وجہ سے بدی سے رکنے پر مجبور ہوتا ہے۔ اس حدیث میں بتایا گیا ہے۔ کہ روزہ کا اثر ہر خاص وعام پر ہونا چاہیئے۔ اور ہر قسم کی بداخلاقی کا انسداد ہونا چاہیئے اس ماہ مبارک میں خدا تعالےٰ سے گہرا تعلق قائم کر کے انسان ذہنی انقلاب اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے جس کا نمایاں اثر اس کے ہر عضو پر سال بھر قائم رہ سکتا ہے۔ یہی وہ فلسفہ ہے جو رمضان کے مہینہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے ہمیں سکھلایا جاتا ہے۔ اگر اس مبارک مہینے کو ہم ضائع کر دیں تو یہ ہماری انتہائی بدقسمتی ہے۔

(۲)

روزہ کے مقاصد

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کم من صائم لیس لہ من صیامہ الا الظمأ وکم من قائم لیس لہ من قیامہ الا السھر۔ (دارمی)

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی سے مروی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ جن کو سوائے پیاس کے کچھ اجر نہیں ملتا اور بہت سے تراویح اور تہجد کی ادائیگی کرتے ہیں مگر ان کو سوائے بیدار رہنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

تشریح۔ جو لوگ روزہ کو رسم سمجھ کر رکھتے ہیں وہ کبھی اپنے اندر وہ پاک تبدیلی نہیں کر سکتے جس کا تقاضا اسلام نے روزوں کے ذریعہ سے کیا ہے۔ انہیں سوائے پیاس بھوک اور راتوں کی نیند خراب کرنے اور بلاوجہ بیدار رہنے کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ روزہ اسلام کا ایک ایسا اہم رکن ہے۔ جو ہماری باریک حسوں کو بیدار کرنا چاہتا ہے۔ اور اس بیداری کے ساتھ ہی ہماری قوت عملیہ کو ابھارتا ہے۔ اور اس قوت عملیہ کا مقصد بنیادی طور پر حصول تقوےٰ ہے۔ قرآن کریم نے روزوں کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

(۱) لعلکم تتقون۔ تاکہ تم بدیوں سے بچو کیونکہ تقوےٰ سے ہی پرہیز گاری ہوتی ہے۔

(۲) ولتکبروا اللہ علی ما ھداکم

تاکہ تم خدا تعالےٰ کی بھیجی ہوئی ہدایت کے مطابق اس کی بڑائی کا اعتراف کرو۔ کیونکہ اسلام کا لب لباب تعلق باللہ ہے۔

(۳) لعلکم تشکرون۔ تاکہ تم شکر ادا کرو۔

تقوےٰ سے انسان نیکی اور بدی کے درمیان فرق کرتا ہوا خشیت اللہ کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اعمال صالحہ سے رغبت پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ سے رضائے ربانی کا حصول ہوتا ہے۔ اللہ کی بڑائی کا مطلب یہ ہے کہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے وہ توحید کا اعتراف کرے اور صرف خدا تعالےٰ کی عبادت کرے۔ ہر قسم کی بدعت کو ترک کرے اور شرک سے کلیتہً اجتناب کرے شکر گزاری صحیح رنگ میں یہ ہے کہ انسان کا ہر عضو رضائے الٰہی کے لئے کام کرے۔

(۳)

نزول قرآن کا مہینہ

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مطہر پر ماہ رمضان المبارک میں خدا تعالےٰ نے قرآن مجید کا نزول فرمایا۔ اس قرآن مجید کو یہ خصوصیت حاصل ہے۔ کہ آج سے چودہ صد برس پہلے جو کلام مبارک نازل ہوا تھا۔ وہ آج بھی من وعن بغیر کسی تغیر وتبدل کے موجود ہے اور اس کی روشن دلیل عملی رنگ میں یہ ہے کہ مسلمانان عالم ہر سال اس کی سالگرہ ماہ رمضان المبارک میں مناتے ہیں۔

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینات من الھدیٰ والفرقان

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن کا نزول عوام الناس کی راہ نمائی کے لئے ہوا اس میں ہدایت اور حق وباطل میں تمیز کرنے کے لئے دلائل بینہ ہیں۔

رمضان المبارک کی برکات عظیمہ کے حصول کے لئے اس امر کا بنیادی سبق مسلمانوں کو یہ دیا گیا ہے کہ قرآن مجید کے اوامر ونواہی اس کے اخلاقی اور روحانی فارمولے بطور ضابطہ حیات سکھے ہیں۔ انسانیت کا وہ سبق جو قرآن نے سکھلایا۔ اور وہ سبق جو قرآن نے دیا اور باہمی تعلقات کی تنظیم جو قرآن کریم نے ہمیں دی ہے۔ اگر ہم اس کو تھام لیں اور اپنے سینے میں بصد احترام اس کو جگہ دیں تو آج ہماری پریشانیاں دور ہو سکتی ہیں اور تاریکیاں روشنی سے تبدیل ہو جائیں۔ ہمارے اخلاق وعادات تہذیب وتمدن کی کایا پلٹی جا سکتی ہے۔ یہ وہ آب حیات ہے جس کے پینے میں سراسر راحت۔ رحمت برکت اور سعادت ہے چنانچہ اس مبارک مہینے کی عظیم الشان نعمت قرآن کریم کا ذکر کرتے ہوئے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"رمضان اور قرآن بندہ کی سفارش کریں گے۔ روزہ (بلسان حال) سے کہے گا کہ اے خدا میں نے اس کو کھانے اور جملہ خواہشات سے دن کے وقت میں روکے رکھا بس اس کے لئے تو میری سفارش قبول فرما اور قرآن مجید یہ کہے گا۔ کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے روکے رکھا۔ اس لئے اس کے حق میں تو میری سفارش قبول فرما۔ پس اس کی سفارش قبول کی جائے گی" (بیہقی)

ولادت

عزیز مکرم بشیر احمد حیات صاحب آف نیروبی کے ہاں دسمبر ۱۹۶۳ء میں خدا تعالےٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام نصیر احمد تجویز فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

قمر الدین مولوی فاضل ربوہ

درخواست دعا

خاکسار ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہے اور میری بیوی بھی کچھ عرصہ سے اب زیادہ ہی بیمار ہے۔ اور ہماری مالی حالت بھی بہت ہی خراب ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری مشکلات آسان فرما دے۔ آمین

خاکسار۔ عبد الرحمٰن مہاجر احمدی ولد امام الدین صاحب مرحوم ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

نعم المولیٰ و نعم النصیر

احمدیت کی صداقت کا ایک نشان

(مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک لمبے عرصے سے بیمار چلے آرہے ہیں اور جماعت آپ کی فعال قیادت کے لئے شب و روز اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے لیکن دیکھنے والے دیکھ رہے ہیں اور مخالف بھی حیرت سے یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ جماعت کا ہر قدم خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کے میدانوں میں سرعت کے ساتھ آگے ہی آگے بڑھتا چلا جارہا ہے پاکستان میں بھی اور بیرونی ممالک میں بھی ہر جگہ احمدی جماعتیں ترقی کررہی ہیں نئے نئے لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں لٹریچر میں نہایت قیمتی اضافہ ہو رہا ہے مالی لحاظ سے ہر شعبہ میں نمایاں ترقی پائی جاتی ہے اور اخلاص و ایمان کی زیادتی کا اس سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہر سال جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر ہزارہا زائرین مرد بھی اور عورتیں بھی اور بچے بھی اور بوڑھے بھی دیوانہ وار ربوہ میں دوڑے چلے آتے ہیں اور اس سال تو خدا کے فضل سے اس قدر زائرین آئے کہ گزشتہ تمام سالوں کے ریکارڈ مات ہوگئے سوچنے والے سوچتے ہیں کہ آخر یہ کیا ماجرا ہے کہ جماعت کا امام بستر علالت پر ہے مگر جماعت کو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر صبح اور شام نئی سے نئی کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں مخالفین نے اس عرصہ میں سلسلہ کو نقصان پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی مگر خدائی قافلہ منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہے یہی وہ چیز ہے جسے زمینی اصطلاح میں جادو اور دینی اصطلاح میں معجزہ کہا جاتا ہے اور اس کا ظہور اس لئے ہو رہا ہے کہ ہمارے امام نے (اللھم متعنا بطول حیاتہ) آج سے اٹھارہ سال قبل قادیان کی مقدس سرزمین میں ایک اعلان فرمایا تھا جو حضور کی علالت کے ابتدائی ایام میں ہی الفضل میں شائع کردیا گیا تھا حضور نے اس میں جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے بڑی تحدی سے فرمایا:۔

"میں نے بارہا کہا ہے گو میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ میں تقریر کرنے کے بعد یہاں سے زندہ اٹھوں گا یا نہیں مگر جو کچھ میں کہتا ہوں (اور میں وہی کچھ کہتا ہوں جو مجھے خدا نے کہا ہے) وہ یہ ہے کہ

میرے آخری سانس تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے لئے غلبہ اور ترقی اور کامیابی ہی مقدر ہے اور کوئی اس الٰہی تقدیر کو ٹالنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اس بات پر خواہ کوئی ناراض ہو شور مچائے گالیاں دے یا برا بھلا کہے اس سے خدائی فیصلہ میں کوئی فرق نہیں پڑ سکتا یہ تقدیر مبرم ہے جس کا خدا آسمان پر فیصلہ کر چکا ہے کہ وہ میری زندگی کے آخری لمحات تک اور میرے جسم کے آخری سانس تک جماعت کا قدم ترقی کی طرف بڑھاتا چلا جائے گا۔ جس طرح خدا کی بادشاہت کو کوئی شخص بدل نہیں سکتا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے کلام اور اس کے وعدہ کو بھی کوئی شخص بدلنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ یہ زمین و آسمان کے خدا کا وعدہ ہے کہ بہرحال میری زندگی میں جماعت کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا میں نہیں جانتا کہ میرے بعد کیا ہوگا مگر بہرحال یہ **خدائی فیصلہ** ہے

کہ میری زندگی میں کوئی انسانی طاقت اس سلسلہ کی ترقی کو روک نہیں سکتی۔"

(تقریر فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۵ء
مطبوعہ الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۶۰ء)

حضور کے یہ الفاظ ایک واضح حقیقت بن کر اب ہمارے سامنے آچکے ہیں اور ہم میں سے ہر شخص زندہ گواہ ہے اس امر پر کہ حضور نے جو کچھ فرمایا تھا وہ سچا نکلا حضور کی اس بیماری کے ایام میں ہی جماعت کا ہر فرد جو اس سلسلہ میں داخل ہوا جماعت کا ہر پیسہ جو خزانہ میں جمع ہوا سلسلہ کا ہر مشن جو بیرونی ممالک میں قائم ہوا سلسلہ کا ہر مبلغ جس نے بیرون و اندرون پاکستان میں کام کیا جماعت کا تمام لٹریچر جو دنیا میں تقسیم کیا وہ سب کا سب گواہ ہے اس بات پر کہ خدا کی بات پوری ہوئی علی رؤس الاشہاد پوری ہوئی اور مخالفین کی مرادات کے خلاف پوری ہوئی اللہ تعالیٰ حضور کی عمر اور صحت میں غیر معمولی برکت دے اور آپ کے بابرکت سایہ کو ہم پر لمبا کرے اور جماعت کو حضور کے ایک ایک سانس کے ساتھ لاکھوں ترقیات نصیب فرمائے خوش قسمت ہے وہ جماعت جسے ایسا عظیم الشان قائد ملا اور بابرکت ہے وہ قائد جس کو خدا نے اپنی تائیدات سے اس طرح نوازا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

قمر الانبیاء فنڈ

— حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ —

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وجود جماعت کے لئے بے حد بابرکت تھا اور نافع الناس وجود تھا۔ آپ نہ صرف جماعت کی ترقی اور تربیت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے بلکہ درویشوں کی خدمت۔ ان کے اہل و عیال کی نگہداشت طالب علموں۔ غریبوں اور مسکینوں کی حاجت روائی کے لئے بھی ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔ اور نیک کاموں میں حصہ لینے کے لئے احباب جماعت کو ترغیب دیتے رہتے تھے۔

حضرت موصوف کے ان نیک کاموں کو جاری رکھنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت اور منظوری سے "قمر الانبیاء فنڈ" کے نام سے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ایک مد کھولی گئی ہے جس میں اس سلسلہ میں موصول شدہ جملہ رقوم جمع ہوں گی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظور فرمودہ کمیٹی کے ذریعہ خرچ ہونگی۔

میں اس اعلان کے ذریعہ جملہ احباب سے پُر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں وہ ان نیک کاموں کو جاری رکھنے کے لئے جو حضرت قمر الانبیاءؓ کو مرغوب تھے افسر صاحب خزانہ کے نام رقوم بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نیک کام میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

"وہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا"

عنوان بالا کے تحت متعدد بار خاکسار کی طرف سے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کی جا چکی ہے کہ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے شفقت و محبت کے واقعات تحریر فرما کر خاکسار کو ارسال فرما دیں۔ بہت سے احباب نے خاکسار کی درخواست پر خاکسار کو ایسے واقعات تحریر فرمائے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ دوسرے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بھی اس طرف توجہ فرما دیں۔ تاکہ ایسے تمام واقعات کتابی صورت میں یکجا کر کے شائع کئے جا سکیں۔

(مینیجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز)

امّ الالسنہ

محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی مایہ ناز تصنیف

ARABIC THE SOURCE OF ALL LANGUAGES

شائع ہو چکی ہے قیمت علاوہ محصول ڈاک۔ دس روپیہ صرف

(ملنے کا پتہ:۔ مینیجنگ ایڈیٹر۔ ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیز چوہدری محمد امجد خان صاحب خلف الرشید ڈاکٹر محمد انور صاحب مرحوم آف جڑانوالہ حال اسسٹنٹ ڈائریکٹر بیراجز واپڈا لاہور انجینئرنگ کی اعلیٰ تعلیم کے لئے بذریعہ ہوائی جہاز فرانس روانہ ہوگئے ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر حال میں عزیز کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت کامیاب و کامران واپس لائے۔ آمین۔

(محمد الدین سیالکوٹی ریٹائرڈ پوسٹماسٹر حال معرفت ڈاکٹر میجر عبد الحق صاحب ملک سول سرجن جہلم)

۲۔ بفضل تعالیٰ میرا اپریشن کامیاب رہا تھا۔ میں بزرگان سلسلہ۔ درویشان قادیان اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ممنون ہوں جنہوں نے اس عاجز کے لئے دعائیں فرمائیں۔ مولا کریم نے دعاؤں کو نوازا اور مجھے دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔ میں ابھی ٹھیک طور پر چل پھر نہیں سکتا۔ کچھ اثرات بیماری کے باقی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ کریم ان اثرات کو بھی جلد دور فرماتے ہوئے مجھے کامل صحت عطا فرمائے اور میری مشکلات کو دور فرمائے۔ آمین

خادم مرزا عبد السمیع سٹیشن ماسٹر سکھانوالہ ضلع سرگودھا۔ حال نوشہرہ چھاؤنی)

۳۔ میری پھوپھی صاحبہ محترمہ بخار اور سینہ کی درد کی وجہ سے تین روز سے بیمار ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد اسلم شاد۔ دار الرحمت غربی (غلہ منڈی) ربوہ)

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی رضی اللہ تعالیٰ

مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان

حضرت مولانا سے میرا تعلق ابتدا خلافت ثانیہ سے تھا۔ جبکہ آپ کو لاہور میں حضرت میاں چراغ دین صاحب مرحوم کی بیٹھک میں پہلی بار درس قرآن دیتے دیکھا۔ مجھے یاد ہے کہ ان ہی دنوں میں مولوی محمد علی صاحب کا درس بھی سنتا جو نماز شام سے پہلے احمدیہ بلڈنگ لاہور میں ہوتا تھا بعض دوستوں نے مجھے مولوی راجیکی صاحب کا درس سننے کی دعوت دی۔ جو ایک خاص شان رکھتا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب نے اپنے درس میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی صفات جو عام مسلمان علماء بتاتے ہیں بیان کیں۔ اور فرمایا کہ ایک بات زائد بیان کرتا ہوں وہ یہ کہ عیسےٰ علیہ السلام بن باپ نہ تھے۔ ان دنوں میں ہی میں نے شیخ عبدالحمید صاحب اڈیٹر ریلوے کی کتاب ملفوظات احمدیہ پڑھی تھی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا تھا کہ بعض ملحدوں کا خیال ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام بن باپ نہ تھے۔ چنانچہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب سے اس امر کی تصدیق کرائی۔ جو انہوں نے شرح صدر سے فرمائی۔ دوسرے روز مولوی محمد علی صاحب سے درس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ کا حوالہ دیکر میں نے تشریح طلب کی۔ مولوی صاحب اس پر جھنجھلائے۔ اور مجھے حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ مرحوم جو اس وقت ان کے ہمخیال تھے کے حوالے کر دیا۔ مجھے سمجھاتے رہے مگر میری کا تسلی نہ ہوئی۔ میں نے مولوی محمد علی صاحب کے درس میں شمولیت ترک کر دی۔ اور حضرت مولوی غلام رسول صاحب کے درس میں مستقل طور پر شمولیت کر لی۔ درس میں آپ نکات قرآن نہایت خوش اسلوبی سے بیان فرماتے جو سامعین کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوتے۔

ایک دفعہ حضرت مولوی صاحب کی کلائی پر پھوڑا نکل آیا۔ میں بیمار پرسی کے لئے گھر پر گیا۔ مزاج پرسی کی فرمانے لگے کہ ساری رات شاید ہی کا موقعہ نصیب ہوا۔ درد نے نڈھال رکھا۔ مگر تسبیح میں مصروف رہے)۔

۲۹-۱۹۲۸ء میں ایک دفعہ جھنگ میں دورہ پر تشریف لے گئے اور غریب خانہ پر قیام فرمایا۔ عزیز عبدالسلام سلمہ اس وقت ننھا بچہ تھا۔ بھاگ دوڑ لیتا تھا۔ لیکن بولتا نہ تھا۔ اس کی والدہ نے حضرت مولوی صاحب سے شکایت کی کہ یہ بچہ بولتا نہیں۔ تو آپ نے نہایت محبت سے اسے بلایا۔ لیکن وہ نہ بولا۔ پھر کوشش کی لیکن ناکامی رہی۔ آخر آپ نے دعا کی اور فرمایا کہ "ایسا بولے گا کہ دنیا سنے گی"۔ سنہ ۱۹۶۲ء میں ریڈیو پر "ایٹم برائے امن" پر پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام لنڈن نے برجستہ تقریر کی۔ جو دنیا بھر میں سنی گئی۔ اور سائنس دانوں نے اسے سراہا۔ محکمہ متعلقہ نے پروفیسر سلام صاحب کو جو معاوضہ دیا۔ اس کا چوتھائی حصہ میں نے حضرت راجیکی صاحب کو بطور نذرانہ پیش کی۔

سنہ ۳۱-۱۹۳۲ء میں ایک موقعہ پر دورہ پر ملتان تشریف لے گئے۔ جماعت کا جلسہ تھا۔ جس میں فرائض عہدہ داران بھی متعین کرنے تھے۔ میرے پاس پہلے ہی دو عہدے تھے۔ جماعت ایک تیسرا عہدہ بھی سپرد کر رہی تھی۔ میں عذر کر رہا تھا۔ مولوی صاحب نے میری تائید فرمائی۔ لیکن احباب جماعت نہ مانے۔ مولوی صاحب فرمانے لگے کہ میں جانتا ہوں یہ ناقۃ اللہ ہے۔ اس پر بوجھ نہ ڈالیں۔ اس پر دوستوں نے محسوس کیا اور وہ فرض کسی اور کے سپرد کیا۔

اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ جس قدر آپ کے اخلاص کا نزدیک سے مطالعہ کیا۔ اسی قدر آپ کے ہر ریشہ میں تقویٰ کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا پایا۔ آپ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کے پورے مصداق تھے۔ باوجودیکہ آپ متبحر عالم زبان عربی کے تھے۔ اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے ان کا اردو اور پنجابی منظوم کلام باعث ازدیاد ایمان ہوتا ہے۔ لیکن سادگی میں کمال رکھتے تھے ہندوستان بھر میں ہر مذہب وملت کے لوگوں سے واسطہ پڑا۔ لیکچر دئے۔ لیکن اپنی ظاہری شکل وشباہت پر ذرا بھر اثر نہیں ہونے دیا۔ اپنے قومی لباس کے دلدادہ تھے۔ سادہ زندگی کو موجودہ مغربی زندگی کی طرز معاشرت پر ترجیح دیتے تھے ہر طرح اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرز زندگی کو اپناتے تھے۔ آجکل کے تعلیم یافتہ آپ کا لباس اور سادگی دیکھکر گھبراتے لیکن شستگی کلام اور علمیت سے مرعوب ہو جاتے

آپ کے اوصاف حمیدہ تو بہت یاد ہیں لیکن طوالت اجازت نہیں دیتی۔ دعا ہے کہ اللہ کریم تو حضرت مولوی صاحب کی تربت پہ ہزار ہزار رحمتیں نازل فرما۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا آپ حافظ وناصر ہو۔ آمین۔

(خاکسار محمد حسین عفی عنہ)

اصلاح یعنی صحیح تعلیم وتربیت کی اہمیت

مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب پنشنر ۔ ربوہ

(۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سورہ بقر کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں سمجھتا ہوں دن بھر میں انسان اپنے جسم کے متعلق پندرہ بیس دفعہ ضرور سوچتا ہے کہ اسے اب کس چیز کی ضرورت ہے کبھی خیال کرتا ہے کہ سونے کی ضرورت ہے کبھی خیال کرتا ہے کہ لیٹنے کی ضرورت ہے کبھی خیال کرتا کہ ورزش کی ضرورت ہے کبھی خیال کرتا ہے کہ سیر کی ضرورت ہے۔ کبھی خیال کرتا ہے کہ نہانے کی ضرورت ہے غرض ایک دن میں بیسیوں دفعہ ضرور وہ اپنے خیال کے متعلق غور کرتا ہے اور سوچتا ہے کہ مجھے اپنے جسم کی درستی کے لئے کیا کرنا چاہیئے لیکن قوم کی درستی کے متعلق وہ کبھی نہیں سوچتا بلکہ سمجھتا ہے کہ وہ آپ ہی آپ درست ہو جائے گی اور اگر وہ کوئی غلط قدم اٹھاتی ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ اپنے آپ کو الزام لگائے کہ میں نے فرض اداری کو ادا نہیں کیا وہ سمجھتا ہے کہ میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ قوم پر میں اپنے غصے کا اظہار کر دوں اور عملی طور پر اس کی اصلاح کے لئے کچھ نہ کروں لیکن یہ درست نہیں۔ قومی درستی فردی درستی سے زیادہ توجہ چاہتی ہے اور ہر فرد کی توجہ چاہتی ہے۔ اگر ہر فرد اس مسئلہ کی طرف توجہ نہیں کرے گا۔ تو بعض حصوں میں ضرور نقائص پیدا ہو جائیں گے۔ اور پھر وہ اتنے بڑھ جائیں گے کہ ان کا دور کرنا فرد کے اختیار میں نہیں رہے گا۔ بلکہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ ان کا دور کرنا قوم کے اختیار میں بھی نہیں رہے گا وہیں میں شبہ نہیں کہ نظام قائم رکھنے کے لئے اسلام نے خلافت کا سلسلہ قائم کیا ہے۔ لیکن غلطی یہ ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف خلافت کا ہی ذمہ ہے کہ وہ تمام کام کرے حالانکہ یہ خلافت کا ہی ذمہ نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی ایک شخص ساری قوم کی اس رنگ میں اصلاح کر سکتا ہے۔ جب تک تمام افراد میں یہ روح نہ ہو کہ وہ قوم کی اصلاح کا خیال رکھیں اور جب تک تمام افراد اس کی درستی کی طرف توجہ نہ کریں اس وقت تک اصلاح کا کام کبھی کامیاب طور پر نہیں ہو سکتا۔ میں سمجھتا ہوں اگر قرآن کریم کے اس حکم کی تعمیل میں مسلمان نسلاً بعد نسل تبلیغ ہدایت کا کام جاری رکھتے۔ اور لوگوں کی نگرانی کا فرض صحیح طور پر ادا کرتے تو وہ کبھی تباہ نہ ہوتے۔ اب یہ ہماری جماعت کا کام ہے کہ وہ اس سبق کو یاد رکھے اور آئندہ نسلوں کی درستی کے لئے ہمیشہ جدوجہد کرتی رہے"

(تفسیر کبیر سورہ البقرہ صفحہ ۲۳۰)

حضور ایدہ اللہ کے مندرجہ بالا ارشادات تربیت واصلاح کی ضرورت کو واضح کر دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان میں کمزوری پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اصلاح کی بھی ضرورت باقی ہے۔ لہذا یہ کہنا کہ کسی کو سمجھانے یا نصیحت کرنے کی ضرورت نہیں ایک بالبداہت غلط نظریہ ہے جو آخرالامر اباحت کے خیال پیدا کر دیتا ہے اور انسان اپنے آپ کو ہر چیز سے آزاد سمجھنے لگ جاتا ہے۔

فی زمانہ مسلمانوں میں دوسری غلط باتوں کی طرح یہ بات بھی فروغ پا گئی ہے کہ تربیت خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی کوئی زیادہ اہمیت نہیں رکھتی۔ لیکن اسکے ساتھ ہی ان کا غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کا خیال بعض حالات میں جبر کی حد تک پہنچا ہوا ہے تبلیغ بلاشبہ ایک اہم فریضہ ہے۔ لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ خود مسلمانوں کی عملی حالت ابتر ہے تو ان کا دوسروں کو مسلمان بنانے کا خیال محض ایک خود فریبی ہے ورنہ اگر اسکے اندر کوئی حقیقت ہوتی تو وہ کمزور مسلموں اور پیدائشی مسلمانوں کو اس حالت میں نہ چھوڑ دیتے بلکہ دن رات ان کی تعلیم وتربیت میں خرچ کرتے۔ درحقیقت ہر چیز کی اقدار ہوتی ہیں اور جب تک ان کو صحیح طور پر سمجھا نہیں جاتا۔ ان کی طرف توجہ بھی پیدا نہیں ہوتی غیروں کو محض کلمہ پڑھا کر چھوڑ دینے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک غلط مذہبی دیوانگی ہے۔ جس کے نتائج اچھے نہیں نکلتے۔ اسوقت ہزاروں کی تعداد میں مسلمان جو عیسائی ہو رہے ہیں۔ وہ اسبات کا نتیجہ ہے۔ ورنہ ان کو با خلاق اور باخدا انسان بنانا مقصود ہوتا تو یہ ظاہر سی بات ہے کہ اس کے لئے انتھک کوشش کی ضرورت تھی۔ مگر اس سے عموماً لوگ گھبراتے ہیں اور سستی شہرت کو پسند کرتے ہیں۔ ایک پتھر کے ٹکڑے کو خوشنما شکل دینے کے لئے کس قدر محنت اور کاوش کی ضرورت ہوتی ہے تو کیا انسانی دل ہی وہ چیز ہے

جسے مادیت اور مادیت سے نکال کر اس پر اخلاق اور روحانیت کا رنگ چڑھانا آسان ہے؟ یقیناً یہ امر نہایت ہی مشکل ہے اور کامل توجہ کا متقاضی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بغیر صحیح تعلیم و تربیت کے انسان سہل انگاری کا شکار ہو جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ بغیر محنت و مشقت کے ہی اسے سب کچھ مل جائے۔ اسلئے وہ صحیح یا نمائشی احساس کے ماتحت دوسروں کو ہدایت یافتہ تو دیکھنا چاہتا ہے جس کے لئے وہ کچھ قربانی بھی کرتا ہے۔ لیکن اس قربانی کو پیہم اور دیرپا بنانے سے وہ گھبراتا ہے اس لئے وہ تربیت کے پہلو کو جو تعلیم کا زوج ہے اور جس کے بغیر "روحانی آدم" کی پیدائش کی تکمیل نا تمام رہ جاتی ہے نظر انداز کر دیتا ہے۔ بعض اصل حقیقت سے ناواقف لوگ یہ بھی کہہ دیتے ہیں۔ تبلیغ کرو۔ تبلیغ۔ تربیت خود بخود ہو جائے گی۔ حالانکہ ایک بچہ یا نوخیز فرد کی اصلاح کے لئے بھی ضروری ہوتا ہے کہ ہر ذمہ دار شخص اس میں لگ جائے۔ یعنی جب تک گھر۔ محلہ۔ سکول و کالج اور مسلمہ تنظیم کے لوگ دیانتداری اور محنت سے اس طرف عملی توجہ نہیں کرتے۔ یہ فرض کما حقہ ادا نہیں ہو سکتا۔ کسی امر کے متعلق محض وعظ کرنا یا اسکے لئے زبانی اور قرطاسی ہدایات دے دینا کافی نہیں ہوتا بلکہ لازمی ہوتا ہے کہ ایک پروگرام کے ماتحت ہر شعبہ زندگی میں قابل اصلاح اور دوسرے امور کو اپنی آنکھوں سے دیکھکر اسی جگہ یا بعد میں جیسا بھی موقعہ ہو عملی جامہ پہنایا جائے۔ لیکن یہ چیز اصلاح خلق کے لئے اپنے نفس اور آرام پر ایک موت اور دوسروں کے انتہائی تعاون کی محتاج ہے۔ جب کبھی لوگوں کو کمال نیک نیتی سے اصلاح و عمل کی طرف توجہ دلائی جائے تو ان میں سے بعض یہ کہکر کہ کام بہت ہے وقت نہیں ملتا اپنے آپ کو بری الذمہ سمجھ لیتے ہیں حالانکہ اس سے دور از حقیقت اور کوئی چیز نہیں ہوتی اگر عملی اصلاح اور عمل کے لئے وقت نہیں تو کس چیز کے لئے ہے؟ گھروں اور دفتروں میں ضروری کام کے بعد محض خیالی پلاؤ پکانے اور گپیں ہانکنے میں آدمی فضول ضائع کر دیتا ہے۔ درحقیقت یہ سب نفس کا دھوکا ہے کہ وہ بغیر کچھ تکلیف اٹھائے سستی شہرت پر پھولا نہیں سماتا۔ بعض لوگ اپنی ذمہ داری کو دیکھ کر یہی ٹال دیتے ہیں کہ لوگوں کو خود اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہیئے یہ ہے تو درست لیکن ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دوسروں کو پاؤں پر کھڑا کرنے کے لئے انہیں کچھ کرنا پڑے۔

بدی نیکی کی ضد یا اس کا فقدان ہے۔

اگرچہ انسان فطرۃً نیکی کا رجحان لیکر دنیا میں آتا ہے اور اگر اس کی صحیح تعلیم و تربیت کی جائے تو وہ نیکی کا پیکر بن جاتا ہے۔ لیکن بعض اوقات اس طرف پوری توجہ نہ کرنے اور ماحول سے متاثر ہونے کی وجہ سے وہ بدی کا داعی بھی بن جاتا ہے اور اس کے حق میں جھگڑنا شروع کر دیتا ہے۔ درحقیقت جب تک انسان اللہ تعالیٰ کی ودیعت کردہ طاقتوں کو کام میں لاکر صلبی نیکی پر گامزن نہیں ہوتا۔ بدی اس کی جگہ لے لیتی ہے اور یہی اسے اچھائی نظر آنے لگتی ہے آپ دنیا پر نظر دوڑا کر دیکھ لیں کہ اس کے نتیجہ میں کیا دھوم مچی ہوئی ہے۔ ابتدا میں اس میلان طبیعت سے ہر چیز اس پر بہت آسان گذرتی ہے اور اسکے خلاف نیکی اختیار کرنے میں اسے کچھ مشقت اٹھانی پڑتی ہے جس سے وہ گھبراتا ہے۔ آخر نیکی ہی دنیا میں غالب آتی ہے ورنہ اس کے خلاف چلنے سے جو تباہی اور بربادی دنیا میں پیدا ہوتی رہی ہے۔ تاریخ اس پر شاہد ہے۔ اس دور میں مختلف قسم کے فلسفیانہ خیالات پر فتح پانے کے لئے ضروری ہے کہ انسان ہمیشہ اپنے مقصد حیات اور انجام کو خشیت اللہ کے ماتحت یاد رکھے اور ہر آن اس سے استمداد کا خواہاں ہو ورنہ شیطان اور اس کی ذریت ہر وقت اسے گمراہ کرنے پر تلی رہتی ہے۔

کسی کام کو صحیح طور پر سرانجام دینے کے لئے ان تین چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔
(۱) صحیح احساس (۲) صحیح پلان اور (۳) صحیح روز پیہم عمل۔

جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ نور ایمان کے ماتحت ان چیزوں سے کام لیتا ہے تو وہ نہ صرف اولاً اپنے نفس کی تربیت کر لیتا ہے۔ بلکہ ساتھ ہی وہ اپنے آپ کو دوسروں کی تربیت کا بھی ذمہ دار سمجھتا ہے اور اپنے ذاتی نمونہ کے ماتحت وہ ان کو بھی تلقین اور ان کی عملی اصلاح کے لئے ان سے تعاون کرتا ہے اور یہی چیز قومی تربیت اور کامیابی کی ضامن ہوتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی عظیم الشان کامیابی باوجود ان کے تنہا ہونے کے ان کی ذاتی قربانیوں اور عملی کاوشوں کی مرہون منت ہوتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں اور اس کی نصرت کے ساتھ مل کر دنیا میں انقلاب حقیقی پیدا کر دیتی ہیں یہی چیز ان کے بعد ان کے حقیقی متبعین میں نظر آتی ہے۔ جو لوگ قربانیوں اور خطرات سے گھبراتے ہیں وہ کبھی مصلح نہیں بن سکتے۔ حالانکہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے دوسروں جیسے قویٰ دے ہوتے ہیں۔ لیکن وہ ان سے پورا پورا کام نہیں لیتے۔ بلکہ انہیں بجائے دوسروں کی اصلاح اور ان کے آرام و آسائش کے زیادہ تر اپنی نفسانی اغراض کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ یہ تو نفس امارہ کے ماتحت انانیت کے نتیجہ میں ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اس کے خلاف اگر آدمی کسی اصول یا قانون کا قائل ہے تو ضروری ہے کہ وہ اپنے نظریہ میں تبدیلی پیدا کرے اپنے نقطۂ خیال کو بلند و بالا کرے۔ ایسا کرنے میں اگر اسے کوئی دقت پیش آئے تو انبیاء علیہم السلام اور ان کے متبعین کے نمونہ سے اسے دور کیا جا سکتا ہے۔ اس سے اسے سمجھ آجائیگی کہ اس کی انفرادیت جس کے پیچھے وہ اس قدر پڑا ہوا ہے اگر اجتماعیت کا جزو نہیں تو وہ آخر الامر اس کی تباہی و بربادی پر منتج ہوگی لہذا اگر وہ سمجھتا ہے کہ وہ معاشرہ یا قومی شیرازہ سے علیحدہ رہ کر اپنی ہستی کو قائم رکھ سکتا ہے تو وہ سخت غلطی خوردہ ہے اور ذاتی تعصب اور خود غرضی کا شکار ہے۔

دوسری طرف جو لوگ ہر وقت قوم اور قوم کی بہادری کے گُن گاتے رہتے ہیں اور انفرادی حقوق کی ادائیگی کا خیال نہیں رکھتے وہ بھی جادہ مستقیم سے بھٹکے ہوئے ہیں قوم کوئی ہیولیٰ تو نہیں جس کا کوئی وجود نہ ہو آخر یہ بھی افراد کا ہی مجموعہ ہے درحقیقت یہ دونو افراط تفریط کی راہیں ہیں۔ آپ موجودہ دنیا میں لوگوں کی ہر طرح اختراعات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں وہ انہیں دونوں گروہوں کی چیرہ دستیوں کا شکار ہے۔ نہ گھروں میں امن و امان ہے اور نہ معاشرہ میں سکون۔ ہر طرف فسق و فجور، بے عقلی و بداخلاقی اور بے کسی و بے بسی کا منظر نظر آتا ہے۔ غرضیکہ ذہنی عدم توازن اور فساد فی الارض کی تصویر موجودہ دنیا میں کچھ اس طرح مبرہن ہو کر سامنے آگئی ہے کہ انسانی عقل و شرافت سراپا سرنگوں ہے۔ اگر یہ صحیح تعلیم و تربیت کے فقدان اور اپنے خالق و مالک خدا سے دوری کا نتیجہ نہیں تو اور کس کا ہے؟

اب ہم ان تینوں امور یعنی صحیح احساس صحیح پلان یا ذریعہ اور صحیح عمل کا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بعض پرانے خطبات کی روشنی میں جنہیں حال ہی میں ادارہ الفضل نے دوبارہ شائع کر کے احباب جماعت پر احسان عظیم کیا ہے تجزیہ کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی اقتداء میں ہم کس حد تک ان پر پورے اترتے ہیں

(۱) احساس صحیح جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ نیک فطرت اور عقل کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ اور جس کی تکمیل نور ایمان کے ذریعہ ہوتی ہے دل کی تمنا سے واضح ہو جاتا ہے۔ جب دنیا گناہ سے آلودہ ہو جاتی ہے اور دنیا والے اپنے پاکیزہ خصائل کھو کر اخلاق رذیلہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ان کے قلوب کی زمین ایمان کے درختوں کی بجائے معاصی کی خاردار جھاڑیوں سے اٹ جاتی ہے تو کسی حساس دل اور قلب صافی کی تضرعات اور نیم شبی دعائیں عرش الٰہی کو جنبش دیتی ہیں۔ جس پر خدائے ذوالمنن کی رحمت جوش میں آتی ہے اور اس قلب مطہر پر ملائکہ کے ذریعے روحانی بارش نازل کی جاتی ہے جس کا انتشار آگے ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ لوگوں کے دلوں میں پھر ایمان کے درخت اُگ آتے ہیں اور دنیا گناہوں سے نجات حاصل کر کے دوبارہ نیکی اور ہدایت سے ہمکنار ہو جاتی ہے۔

(۲) صحیح پلان۔ ایمان کے درختوں کی آبیاری کے لئے ان تمام ذرائع کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے جو کامیابی و کامرانی کے لئے درکار ہوتے ہیں۔

(۳) اور یقین رکھنا کہ ان پر عمل (صحیح اور پیہم) کرکے انشاء اللہ ضرور کامیابی حاصل ہو گی۔

انہیں تین چیزوں کا نام توکل علی اللہ ہے جیسا کہ حضرت اقدس نے خطبہ جمعہ ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۲۷ء میں ارشاد فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں

"یہ تینوں حصے توکل کے اگر مسلمانوں میں پیدا ہو جائیں تو یقیناً ان کے لئے کامیابی ہے یعنی خدا تعالیٰ کے سپرد اپنے کام کر دیں۔ خدا تعالیٰ سے ہدایتیں چاہیں۔ شیطان اور طاغوت سے مشورہ طلب نہ کریں۔ پھر خدا تعالیٰ کی دی ہوئی عقل سے کام لیں۔ شریعت نے جو گُر بتائے ہیں اُن پر عمل کریں پھر امید نہ چھوڑیں۔ یہ باتیں پیدا کر لیں تو پھر دیکھیں کس طرح آناً فاناً ان میں تغیر پیدا ہوتا ہے پس اصل چیز توکل اور بھروسہ ہے انکے احکام کے مطابق کام کرو تو ضرور کامیاب ہو جاؤ گے میں اپنی جماعت کو خصوصیت سے اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ توکل کے صحیح معنے سمجھیں۔ ان پر عمل کریں اور یقین رکھیں کہ جب انہوں نے اپنے کام خدا تعالیٰ کے سپرد کر دئے تو تمام دنیا سے کبھی نہیں ہار سکتے کبھی نہیں ہار سکتے کبھی نہیں ہار سکتے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ پر توکل رکھیں تو ضرور کامیاب ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ مسلمانوں کو بیدار کرنے کا کام ان سے کرائے گا ... ہم کمزور ہیں ہماری مالی حالت کمزور ہے ہم جو کچھ کماتے ہیں خالص لہ ...... ضروریات زندگی پر خرچ کرکے باقی جو کچھ بچتا ہے دین کے لئے لگا دیتے ہیں اس طرح ہمارے مال کا آخری پیسہ تک دین کے لئے خرچ ہوتا ہے مگر جس خدا پر ہمارا توکل ہے وہ ہر بات کر سکتا ہے خدا تعالیٰ جب چاہے اور جو چاہے کر سکتا ہے پس اصل چیز اس پر توکل اور بھروسہ ہے۔ اسکے احکام کے مطابق کام کرو تو ضرور کامیاب ہو جاؤ گے تم خدا تعالیٰ کے فضلوں سے اسلام تمہارے ذریعہ ترقی کرے گا اور جو قومیں اس وقت سست اور غافل ہیں وہ چالاک اور ہوشیار ہو جائیں گی اور جو سو رہی ہیں وہ بیدار ہو جائیں گی اور جو مری ہوئی ہیں وہ زندہ ہو جائیں گی"

(باقی)

ایک تاثر۔ ایک حقیقت

(ہفت روزہ لاہور ۶ جنوری ۱۹۶۲ء)

جناب مدیر "لاہور" ہدیہ تسلیمات! میں آپ کی خدمت میں اپنا ایک مشاہدہ بھجوا رہا ہوں امید ہے آپ اسے "لاہور" میں شائع کر کے ان غلط فہمیوں کا ازالہ کر دیں گے جو ہمارے (اپنی فطرت سے مجبور) علماء سوء اسلام کی ایک فدائی جماعت کے متعلق آئے دن پھیلاتے رہتے ہیں۔

جناب والا! بعض لگاؤ بھی ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں سے سفارش کے پہلو نکل آتے ہیں ہماری بس سرگودہا سے آتی ہوئی احمد نگر کے پاس پہنچ کر کچھ ایسی بگڑی کہ ہم مایوس ہو کر پیدل ہی چنیوٹ کی سمت روانہ ہو گئے اور پھر کوئی پون میل کی مسافت کے بعد ربوہ کے اڈے پر آ گئے جہاں ان دنوں خوب گہما گہمی تھی دل نے کہا چلو آج ربوہ کی سیر اپنی آنکھوں سے کر کے دیکھیں لائل پور کا نوائے مولوی ممبر پر سوار ہو کر اکثر اس جماعت کے متعلق عجیب وغریب فیلو چھوڑتا رہتا ہے چنانچہ میں سیدھا وہاں سے جلسہ گاہ میں پہنچا جہاں ستر پچھتر ہزار کے لگ بھگ افراد زمین پر پرالی پر بیٹھے اپنی جماعت کے علماء کی تقریریں سن رہے تھے جب میں وہاں پہنچا ایک سوئٹزرلینڈ کا گورا مسلمان انگریزی میں حاضرین جلسہ کو خطاب کر رہا تھا میں اس کی تقریر جتنا حصہ سن پایا یہ تھا:۔ (ترجمہ)

"میرے بھائیو میں سوئٹزرلینڈ سے آیا ہوں سوئٹزرلینڈ کی جماعت نے آپ سب کی خدمت میں السلام علیکم کے بعد دلی شکریہ کا نذرانہ بھی بھجوایا ہے کیونکہ آپ سب نے بڑی محبت کے ساتھ سوئٹزرلینڈ کی مسجد کی تعمیر میں حصہ لیا ہے۔

— میں آج آپ لوگوں سے خطاب کرتا ہوا پھولا نہیں سماتا کہ آپ کی اسلام سے محبت کے طفیل ہمیں بھی اسلام ایسی نعمت غیر مترقبہ ملی اور وہاں بھی رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے شیدائیوں کی ایسی ایک جماعت پیدا ہوئی جو صبح سویرے اٹھتے اور رات کو بستروں میں گھستے وقت اب اپنے سمبول (صلیب) کا نشان بنانے کی بجائے

لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ

پڑھتی ہے۔"

سبحان اللہ اس مختصر سی تقریر میں کتنا اثر اور جذب تھا کہ ہر طرف سے نعروں کا غلغلہ بلند ہو گیا اور میرے ارد گرد اس تقریر کو سن کر کتنے ہی اپ ٹو ڈیٹ احباب کے گالوں پر محبت اور مسرت کے آنسو بہہ نکلے اس خوشی میں کہ مولا کریم نے انھیں ایک اور ملک میں اللہ اور اس کے پیارے رسولؐ کا نام پہنچانے کی توفیق دی۔ یہیں کرسیوں والے بلاک ہی میں مجھے میرے ایک لائل پوری پرذیسر مل گئے انھوں نے رات کے کسی اجلاس کی کارروائی سنائی جس میں ۲۰ درجن کے لگ بھگ بیرونی مشنریوں نے حاضرین کو خطاب کیا تھا اپنی اپنی زبان میں۔ ان کی زبانیں مختلف تھیں لہجے مختلف تھے ان کے رنگ اور چہروں کے نقوش بھی ایک دوسرے سے مختلف تھے لیکن جب وہ اپنی تقریروں کے دوران میں ہمارے پیارے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے تھے۔ یا قرآن کی کسی آیت اور نبی کریم (صلعم) کی کوئی حدیث تلاوت کرتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ

سب ایک ہی درخت کے پھل
ہیں ایک ہی باپ کے بیٹے ہیں
جنہیں اس جماعت کے بانی
نے اپنے آقا و مولاؐ کے نام پر
اسی کے دین کی اشاعت کے لئے
یکجا کر کے — جامع المتفرقین
کا خطاب حاصل کر لیا ہے۔

اس بے آب وگیاہ زمین کے بھی عجیب بھاگ جاگے ہیں سرکاری کاغذات میں یہ صدیوں سے بنجر قدیم اور بے آب وگیاہ چلی آ رہی تھی لیکن آج اس کے سینے پر ستر اسی ہزار مہمان ٹھہرے ہوئے تھے جو اس کڑاکے کی سردی میں اس کلر زدہ زمین پر صرف اس لئے اپنے آرام وآسائش کو تج کر آئے تھے کہ خدائے قدوس کی توحید کے ترانے گائیں اور اس کی عظمت کے راگ الاپیں۔

یہاں نہ کوئی ہوٹل ہے نہ سینما ہے نہ تماشا گاہ ہے نہ کوئی ریس کورس ہے اور نہ کوئی تفریحی پارک لیکن اس کے باوجود خدائے ذوالجلال نے اس مٹی کو ایسا نواز دیا ہے کہ بس ہر طرف سے لوگ کھنچے چلے آتے ہیں

ایں سعادت بزور بازو نیست

۲۸۔ دسمبر کا پہلا اجلاس ختم ہوا تو مجھے دو بجر مقبول اور ایک انڈونیشی مسلمان سے ملاقات کا موقع ملا۔ انڈونیشی انگریزی آہستہ آہستہ بولتا تھا مگر اسلام کے لئے سرتاپا محبت تھا اس کا کہنا تھا کہ

اگر اس جماعت کا انڈونیشیا میں
مرکز نہ ہوتا تو آزادی کی جدوجہد
کے ایام میں شاید ہمارا سارا ملک
ہی کمیونسٹ بن چکا ہوتا۔ مگر
ان مبلغوں نے ہمیں اسلام صرف
بتایا ہی نہیں اس پر قائم رہنے
میں بھی مدد دی۔

افسوس کہ مجھے ایک شادی میں شرکت کی وجہ سے وہاں سے جلد لوٹنا پڑا۔ لہذا مجبوراً اٹھ کھڑا ہوا اس وقت اسٹیج سے کوئی احمدی شاعر اپنے اس شعر سے میرے دلی جذبات کی ترجمانی کر رہا تھا

یہ بزم ناز ہے کس جاں نثار دین احمد کی
یہاں تو سرنگوں ہے کج کلاہوں کی رعونت بھی

مگر میں سارا راستہ یہی سوچتا آیا ہمارے ملا لوگ بھی خوب ہیں انھوں نے تکفیر سازی کو اب باقاعدہ پیشہ ہی بنا لیا ہے یہ نہ خود کام کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں اور دین کے نام پر ایسے ایسے جھوٹ بولتے ہیں کہ سچے دین بھی ان کی مکاریوں سے پناہ مانگ اٹھتا ہے کجا یہ کہ باہر یہ پھیلایا جاتا ہے کہ ان لوگوں نے رسول اکرمؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے مقابلے پر اپنا ایک نیا نبی گھڑ لیا ہے اور کجا یہ حقیقت کہ یہاں کا ذرہ ذرہ دل وجان سے آنحضرت کے اسم لال پر فدا ہے سمجھ میں نہیں آتا یہ حسد وبغض کے لوگ کب تک کیچڑ کی دلدل میں رہ کر حق کی تلاش کرنے والوں کا راستہ روک کر کھڑے رہیں گے اللہ ہر ایک کو یہ توفیق دے کہ وہ جہلاء کی ہر قسم کی لعنت وملامت سے بے نیاز ہو کر اس جماعت کی طرح اس روشنی کو پھیلانے کی سعادت حاصل کرے جو نبی اکرم (صلعم) کے وجود باجود کی صورت میں ہمیں نصیب ہوئی۔ آمین

(خاکسار محمد اکرم خان نزد جناح ہال سرگودہا)

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے امانت تحریک جدید کے متعلق فرمایا ہے:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مد نظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھا کریں میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقوم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

اعانت

محمد بیدار میر نصر اللہ خان صاحب شیخ پور ضلع گجرات نے اپنے لڑکے میر انصار احمد کے نکاح کی خوشی میں کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کیا ہے بزرگان سلسلہ و دیگر احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ (المجیب)

درخواست دعا

میرے ہم زلف چوہدری محمد احمد صاحب چیمہ اچانک دل کی تکلیف سے بیمار ہو گئے ہیں احباب چیمہ صاحب موصوف کی کامل صحت کے دعا فرماویں۔

(نور احمد خان۔ لاہور)

دعائے مغفرت

میرے برادر بزرگ ماسٹر نیاز احمد صاحب کیمل پور جو حضرت حافظ مشتاق احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کیمل پور کے خلف الرشید تھے مورخہ گیارہ جنوری کو اچانک اذان جمعہ دینے اور سنتیں پڑھنے کے معاً بعد احمدیہ ہال کراچی میں اپنے حقیقی مولا سے جا ملے مرحوم نہایت صالح اور باعمل صاحب متقی اور دین کا درد رکھنے والے تھے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کے درجات کو بلند کرے۔

خاکسار
(فلائٹ لفٹننٹ ملک بشیر احمد ناصر ماڈل ٹاؤن لاہور)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۰ جنوری۔ پاکستان کے وزیر مواصلات خان عبدالصبور خان نے یہ بتایا ہے کہ بھارت میں مسلمانوں کی نسل کشی کی مہم بدستور کلکتہ اور مغربی بنگال کے دوسرے علاقوں میں مسلمانوں کے بے دریغ قتل عام کے بعد سے اب تک ایک لاکھ سے زیادہ بھارتی مسلمان نقل وطن کر کے آسام اور مغربی بنگال سے مشرقی پاکستان میں پناہ لے چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کلکتہ کے فرقہ وارانہ فسادات میں مسلمانوں کا بھاری جانی نقصان ہوا ہے اور بے شمار مسلمان گرفتار کئے جا چکے ہیں جن میں پارلیمنٹ کا ایک رکن بھی شامل ہے مسٹر صبور نے کہا کہ پارلیمنٹ کے رکن کی گرفتاری سے ایک عام انسان بھی آسانی کے ساتھ یہ اندازہ کر سکتا ہے کہ بھارت میں مسلمانوں پر کس قدر ظلم و زیادتی روا رکھی جا رہی ہے جب کہ وہ بیچارے اپنے تحفظ کے لئے کچھ بھی نہیں کر سکتے اور وہ کس قدر بے چارگی کے عالم میں ہیں۔ خان عبدالصبور خان نے کہا کہ پاکستان کے صدر خان محمد ایوب خان صاحب کردار و عمل انسان ہیں وہ کسی اعتبار سے بھارت کے کشت و خون پر خاموش نہیں بیٹھیں گے لیکن وہ اپنی متعدد تقریروں میں پہلے ہی کہہ چکے ہیں کہ بھارت میں حالات معمول پر آنے کے فوراً بعد فرقہ وارانہ فسادات کو آئندہ کے لئے روکنے اور اس مسئلہ کا کوئی مستقل حل تلاش کرنے کے لئے پاکستان بھارت سے بات چیت میں ذرا بھی تامل نہیں کرے گا۔

لاہور ۲۰ جنوری۔ مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات جناب عبدالوحید خان نے آج یہاں کہا کہ بھارت میں فرقہ وارانہ فسادات مغربی ممالک کی بھاری فوجی امداد کے بل بوتے پر ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ایسی فوجی امداد سے عالمی امن کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ آج یہاں کراچی سے لاہور پہنچنے پر ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران میں انہوں نے کہا کہ مغربی ممالک بھارت کو وسیع پیمانہ پر اسلحہ فراہم نہ کرتے تو اس قدر شدید نوعیت کے فرقہ وارانہ فسادات رونما نہ ہوتے۔ انہوں نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا کہ کشمیر اور مغربی بنگال میں مبصر بھیجے جائیں تاکہ دنیا کو معلوم ہو سکے کہ مسلمان اقلیت پر کس قدر مظالم توڑے جا رہے ہیں۔

لاہور ۲۰ جنوری۔ مرکزی حکومت کے ایک ترجمان نے اس عوامی مطالبہ سے اتفاق نہیں کیا کہ پاکستان بھارت سے مزید علاقے طلب کرے تاکہ وہاں بھارت کے مظالم کے شکار مسلمان خاندانوں کو آباد کیا جا سکے۔ آپ نے کہا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بھارتی حکومت نے مسلم آبادی کے جان و مال کے تحفظ کی بجائے قتل و غارت گری کی پشت پناہی کی ہے لیکن پاکستان کو سب سے پہلے اپنے جائز حق کشمیر کے لئے جدوجہد جاری رکھنا چاہئے کیونکہ پاکستان کشمیر کے بغیر مکمل نہیں ہے اور ہم اپنے کشمیری بھائیوں کو حق خود ارادیت دلانے کا عزم کر چکے ہیں۔

نئی دہلی ۲۰ جنوری۔ ایڈنبرگ کے ڈاکٹر جے۔ ڈی۔ ایس کیمرون نے پنڈت نہرو کا معائنہ کرنے کے بعد بتایا کہ ان پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ پنڈت نہرو کے جسم کا بایاں حصہ بالکل مفلوج ہو گیا ہے اور وہ سہارے کے بغیر اٹھنے بیٹھنے کے قابل نہیں ہیں۔ ان کی زبان میں بھی لکنت آ گئی ہے اور بسا اوقات ان کی بات کا مفہوم سمجھ میں نہیں آتا۔ ڈاکٹر کیمرون نے بتایا کہ پنڈت نہرو کی حالت تشویشناک ہے اور بڑی احتیاط کی ضرورت ہے کیونکہ اگر ان پر فالج کا دوبارہ حملہ ہوا تو وہ مہلک ثابت ہو گا۔

نئی دہلی ۲۰ جنوری۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشچیف نے بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو روس میں آرام کرنے کی دعوت دی ہے۔ روسی وزیر اعظم نے بھارتی وزیر اعظم کے نام ایک خط میں ان کی صحت یابی کی تمنا کرتے ہوئے انہیں دعوت دی ہے کہ روس میں آ کر آرام کریں۔

الجزیرہ ۲۰ جنوری۔ الجزائر کے دیہاتی علاقوں میں سیلاب آنے کی وجہ سے سینکڑوں مکانات منہدم اور ہزاروں افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ سیلاب شدید بارشوں کی وجہ سے آئے ہیں۔ متاثرہ علاقوں سے لوگوں کو نکالنے کا کام تیزی سے جاری ہے اور اب تک بیسیوں دیہات اور قصبوں کو خالی کیا جا چکا ہے۔ سیلابوں کے باعث بھاری مالی نقصان

ہوا ہے۔

بہاولپور ۲۰ جنوری۔ قومی اسمبلی کے سپیکر جناب فضل القادر چوہدری نے کل یہاں بتایا کہ رولز کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنے کے لئے مارچ میں قومی اسمبلی کا خاص اجلاس ہو گا انہوں نے کہا کہ اجلاس کی تاریخ اور جگہ کا تعین ابھی نہیں ہوا ایک اور سوال کے جواب میں جناب فضل القادر چوہدری نے کہا کہ پارلیمانی وفد روس بھیجنے کا فیصلہ ابھی نہیں کیا گیا۔

مظفر آباد ۲۰ جنوری۔ حکومت آزاد جموں و کشمیر کے صدر جناب کے ایچ خورشید نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم بخشی غلام محمد کے تازہ بیان سے ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو کشمیر کے بارے میں بھارت کے پروپیگنڈا سے گمراہ ہو گئے ہیں۔ واضح رہے بخشی غلام محمد نے نئی دہلی میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے اعتراف کیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے عوام رائے شماری کا مطالبہ کر رہے ہیں تاکہ انہیں اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا موقع مل سکے۔

پیرس ۲۰ جنوری۔ فرانس کا ایک پارلیمانی وفد کل پیکنگ پہنچا جہاں چین کی کانگریس کے اراکین نے اس کا استقبال کیا۔ یہ وفد ان دنوں ایشیائی ممالک کا دورہ کر رہا ہے تاکہ ان ممالک کے ساتھ فرانس کے اقتصادی اور ثقافتی تعلقات قائم کئے جا سکیں۔

ڈھاکہ ۲۰ جنوری۔ ڈھاکہ میں صورت حال اور بہتر ہو گئی ہے۔ کل صبح کرفیو کے اوقات میں چھ گھنٹے کمی کر دی گئی لیکن احتیاط کے طور پر دوپہر دو بجے کے بعد دوبارہ صبح آٹھ بجے تک پھر کرفیو لگا دیا گیا۔ نرائن گنج میں بھی حالات بہتر ہو گئے ہیں وہاں کرفیو کے اوقات میں چار گھنٹے کی کمی کی گئی لیکن شام چار بجے سے صبح آٹھ بجے تک پھر کرفیو لگا دیا گیا ہے تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ مشرقی پاکستان کے گورنر جناب عبدالمنعم خاں نے کل نرائن گنج کا دورہ کیا اور کیمپوں کا معائنہ کیا۔

قاہرہ ۲۰ جنوری۔ یمن ایک دو روز میں اردن کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کر لے گا۔ یہ بات کل رات صدر عبداللہ السلال نے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ قاہرہ میں عرب سربراہوں کی کانفرنس کے دوران شاہ حسین نے نہایت مفاہمانہ رویہ اختیار کیا جس سے دونوں ممالک کے باہمی تعلقات خوشگوار ہو گئے ہیں۔

درخواست دعا

مکرم ملک بشیر احمد صاحب آف کراچی کی بیگم صاحبہ عارضہ قلب لاہور میں بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے انہیں چلنے پھرنے سے منع کیا ہے۔ چنانچہ لاہور میں ہی علاج ہو رہا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔